Vol. 7 No.1 2024

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

سورہ آل عمران میں قصہ مریم وزکریا کے صوفیانہ اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ (تفسیر نعیمی کا اختصاصی مطالعہ)

An Analytical Study of the Mystic Style of the Story of Maryam and Zakariya in Surah Al-Imran (Specific Study of Tafseer e Naimi)

Dr.Hafiz.M.Mudassar Shafique
Assistant professor, faculty of social sciences, department of Islamic studies, Lahore Garrison University, Lahore
drmudassar@lgu.edu.pk
Dur e Nayab Haider
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Chakwal
dnayab027@gmail.com
Marium Bibi
PhD Scholar,Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Chakwal
mariumbibi98@gmail.com

Abstract

In different periods of Islamic history, many scholars with diverse tastes have researched the interpretation of the Qur'an in their own ways. The interpretation of the Holy Qur'an has been carried out by the best commentators in every era according to the requirements of their respective eras. As a result of their tireless and continuous efforts, they produced a wonderful collection of Qur'anic interpretations and translations. In the event that the scene unfolds, it will be a great blessing for future human generations۔ A heavy responsibility is imposed on the scholars of the Ummah to guide the Muslim Ummah through the translation and interpretation of this holy book. Carrying out this responsibility, scholars of Ummah have made translation and interpretation of the Holy Qur'an their mission in every period from the time of the Prophet until today. the scholars of the sub-continent have also had a lot of passion in interpreting the Qur'an and have been showing interest in this field. Since then, knowledge and creativity have been ignited, ideas and art have evolved and situations and events have changed in new ways. From this point of view, interpretations continued to increase۔ someone wrote commentaries keeping in mind new corners of intellect and modern methods of scientific research, while some introduced the poem Qur'an as the basic principle of commentary. Although there are numerous commentaries on the Holy Qur'an in different languages all over the world, these works on Sufism style are very rare. Among these great people, one name is Ahmed Yar Naimi, who interpreted the Qur'an in a Sufi style in the subcontinent, an example of which was not seen before. In this article, the mystical style of Tafsir Naimi will be examined.

Key words: Story of Maryam and Zakariya, Surah Al-Imran, Mystic Style, Tafseer e Naim

تعارف مفسر:

مفتی احمد یار نعیمی عالم اسلام کی ایک عظیم اور مقتدر شخصیت کا نام ہے وہ ایک مایاناز مفسر، محدث، مفکر، مورخ اور مفتی ہیں ان کی گوناگوں خوبیوں اور آپ کے گراں بہار کارناموں کے پیش نظر ضرور یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن، ایک فعال اکیڈمی اور ایک زندہ تنظیم تھے آپ یکم مارچ 1894 بمطابق چار جمادی الاول 1314 ہجری میں ضلع یوپی میں پیدا ہوئے[1] آپ نے دو نکاح کیے ایک افغان خاندان کی لڑکی کے ساتھ جب کہ دوسرا

[1] صدیقی، بلال, احمد، شیخ، حالات زندگی، 2004، ص:176

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

کشمیری خاندان کی لڑکی کے ساتھ انجام پایا۔پہلی زوجہ میں سے آپ کے دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں اور دوسری بیوی سے کوئی اولاد نہین تھی[2] فتاویٰ نعیمیہ جو حکیم الامت کا اپنا ہے صرف مکتبہ اسلامیہ لاہور سے ہی شائع ہوا ہے جس میں 127 فتوے ہیں اور کل صفحہ 224 ہیں اور جو فتاوی پانچ جلدوں میں ہے وہ حکیم الامت کے صاحبزادے کی محنت و تصنیف ہے یہ کتابت چار جلدوں میں ہے جو ضیاالقران پبلیکیشن لاہور سے جبکہ پانچویں جلد نعیمیہ کتب خانہ گجرات کی شائع کردہ ہے[3] حکیم الامت نہایت سادہ طبیعت، عاجز منکسر مزاج تھے۔حافظ فضل حسین پنڈی بھٹیاں میں ایک سکول ماسٹر تھے 1944 کے لگ بھگ ان کا حفظ قرآن مکمل ہوا خواہش ہوئی کہ علوم دینیہ حاصل کروں تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حیران رہ گئے کہ آپ ایک معمولی سی چٹیا پر تشریف فرما تھے سادہ لباس و طبیعت تھے میں حیران رہ گیا جس کا اتنا شور ہو وہ کس قدر سادگی سے زندگی بسر کر رہے ہیں حالانکہ معمولی سے سجادہ نشین بھی قالین کے علاوہ نہیں بیٹھتے۔[4] آپ کا تحریری کام آپ کی قابلیت اور علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے جس میں آپ کی تفسیر نعیمی قابل ذکر ہے اس کے علاوہ جاء الحق، شان حبیب الرحمان، فتاوی نعیمیہ، اسرار الاحکام نور الاحکام اہم کتب ہیں۔[5] 24 اکتوبر 1971 کو آپ خالق حقیقی سے جا ملے اس وقت آپ کی عمر 77 سال تھی۔[6] آپ کا مزار پر انوار پاکستان کے صوبہ پنجاب کے مشہور و معروف شہر گجرات میں ہے۔اس چوک کا نام چوک پاکستان ہے جہاں آپ نے درس وتدریس کی تصانیف فرمائیں، تفاسیر تحریر کیں، اسی کمرے میں آپ کا مزار شریف بنایا گیا۔[7] جہاں تک تصوف کا تعلق ہے تو آپ کی تفسیر نعیمی اس پہلو میں ایک امتیاز رکھتی ہے اور آپ نے قرآن کی صوفیانہ تفسیر جس انداز مین بیان کی ہے وہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔پروفیسر یٰسین مظہر تصوف کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ تصوف و طریقت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ سے خالص تعلق قائم کر کے اپنی روح و اندرون کا تزکیہ کیا جائے جسے عرفان حقیقت ملے اور یہ عرفان حقیقت کلی طور سے دین و شریعت کے تابع ہو اور اس تعلق کو اللہ کے ذریعے تزکیہ اور روح و ذہن ایمان و اسلام کی وجود میں ہو[8] مفتی صاحب کی تفسیر میں تصوف کے انہی اصولوں کو مد نظر رکھا گیا ہے جس سے قاری کے اندر روحانی تبدیلی متوقع ہوتی ہے اور حقیقت عرفان کو پانے کی طلب بڑھتی ہے۔

حضرت مریمؑ کی پیدائش اور حضرت زکریاؑ کی کفالت

حضرت مریم کے والد کا نام عمران تھا اور آپ کے والدین کے ہاں اولاد نہ تھے آپ کی والدہ نے دعا کی جس کے بدلے اللہ نے آپ کی بشارت دی لیکن اس وقت آپ کے والد عمران دنیا میں نہ تھے اور آپ کی ماں نے بیٹے کی صورت میں یہ منت مانی تھی کہ بیت المقدس کے لیے وقف کر دوں گی تو سورہ ال عمران کی ان آیات میں اللہ نے اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

---

[2] نعیمی، مفتی، عبدالحمید، حیات حکیم الامت، لاہور، نعیمی کتب خانہ، 2011، ص:177

[3] نعیمی، مفتی، عبدالحمید، حیات حکیم الامت، ص:37

[4] نعیمی، احمد یار، مفتی، تفسیر نعیمی، گجرات، مکتبہ اسلامیہ، 11/ 160

[5] مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ حیات سالک ص:60)اور حالات زندگی حکیم الامت، ص:199

[6] نعیمی، مفتی، عبدالحمید، حیات حکیم الامت، لاہور، نعیمی کتب خانہ، 2011، ص:33

[7] ایضاً: ص:58

[8] صدیقی، یاسین مظہر، پروفیسر، حقیقت تصوف، موافق و مخالف نظریات کا تجزیہ، الاحسان، شاہ صفی اکیڈمی الہ اباد ل، شمارہ نمبر 4، مارچ 2013، ص:71

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

ارشاد باری تعالی ہے:

إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَى وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ([9])

"اور (یاد کریں) جب عمران کی بیوی نے عرض کیا: اے میرے رب! جو میرے پیٹ میں ہے میں اسے (دیگر ذمہ داریوں سے) آزاد کر کے خالص تیری نذر کرتی ہوں سو تو میری طرف سے (یہ نذرانہ) قبول فرمالے، بیشک تو خوب سننے خوب جاننے والا ہے. پھر جب اس نے لڑکی جنی تو عرض کرنے لگی: مولا! میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے، حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ اسے خوب جانتا تھا، (وہ بولی:) اور لڑکا (جو میں نے مانگا تھا) ہر گز اس لڑکی جیسا نہیں (ہو سکتا) تھا (جو اللہ نے عطا کی ہے)، اور میں نے اس کا نام ہی مریم (عبادت گزار) رکھ دیا ہے اور بیشک میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

محمد بن جریر طبری لکھتے ہیں عمران کی بیوی حضرت مریم کی ماں تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کی نانی ہیں لیکن ان کا نام حنابنت قصیل ہے اور ان کے خاوند کا نام عمران بن یاسین ہے۔ یہ حضرت سلیمان بن داؤد کی اولاد سے ہیں۔ حضرت زکریا اور حضرت عمران نے دو بہنوں سے شادی کی۔ حضرت زکریا کی بیوی سے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے اور حضرت عمران کی بیوی سے حضرت مریم پیدا ہوئیں۔ جب حضرت عمران فوت ہوئے تو ان کی بیوی انا حضرت مریم سے حاملہ تھیں مورخین نے بیان کیا کہ وہ عمر رسیدہ ہو چکی تھی ان کے ہاں اولاد نہیں تھی ان کے گھر کے پاس ایک درخت تھا ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ اپنی چونچ سے اپنے بچے کو دانا کھلا رہا ہے اس وقت ان کے دل میں بچے کی تمنا پیدا ہوئی۔ انہوں نے اللہ سے دعا مانگی کہ وہ بچہ عطا فرمائے تو انہیں حضرت مریم کا حمل ہو گیا۔ حضرت عمران کی وفات کے بعد جب انہیں محسوس ہوا کہ پیٹ میں بچہ ہے تو انہوں نے اس کے لیے اللہ کی نظر مان لی یعنی عبادات گاہ کے لیے وقف کر دے گی۔ اور وہ بچہ دنیا کے کسی چیز سے نفع نہیں اٹھائے گا۔ جب ان کے ہاں حضرت مریم پیدا ہوئیں تو انہوں نے اللہ کے سامنے عذر پیش کرتے ہوئے کہا اے اللہ میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے بیت المقدس کی خدمت کے لیے نظر مانی تھی اور لڑکی اپنی کمزور طبیعت کی وجہ سے خدمت کے بہت سے کام انجام نہیں دے سکتی اور بعض احوال (حیض و نفاس) میں مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی اللہ نے فرمایا تم نے جس لڑکے کے حصول کی دعا کی تھی وہ اس مرتبے کا نہیں ہے جس پائے کی میری دی ہوئی لڑکی ہے۔([10]) یہ پورا واقعہ تفسیر نعیمی میں بھی یوں بیان کیا گیا ہے۔([11])

ان آیات اور واقعات کی صوفیانہ تفسیر کرتے ہوئے احمد یار نعیمی لکھتے ہیں: جیسے غذا کا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔ ایسے ہی نیتوں کا بھی اثر پڑتا ہے جس کی غذا حلال طیب ہو اور نفس نورانی، نیت سچی و حقانی ہو تو انشاءاللہ اس کی اولاد نیک صالح بلکہ ولی ہو گی۔ اور جس کی غذا حرام، نفس ظلمانی اور خبیثہ، نیت فاسدہ ہو اس کی اولاد فاسق ل، خبیث بلکہ کافروں ہو گی۔ چونکہ نطفہ غذا سے پیدا ہوتا ہے اور نفس سے پرورش پاتا ہے اس لیے اس کا اثر قبول کرتا ہے حضرت مریم کا صدق اور عیسیٰ علیہ السلام کا یہ درجہ عمران کی نیک نیتی اور حضرت حنا کے سچے ارادے کا نتیجہ تھیں۔([12])

[9] آلِ عمران، 3:36-35

[10] محمد بن جریر طبری، امام، جامع البیان 3/169-157 بیروت مطبوعہ دار المعرفہ

[11] احمد یار، مفتی۔ تفسیر نعیمی، 3/393، لاہور، مکتبہ اسلامیہ

[12] حقی اسماعیل، روح البیان، 2/62، کوئٹہ، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ہاں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خبیثوں کے گھر طیب اولاد اور طیب کے در خبیث اولاد ہو جاتی ہے مگر بہت کم نیت کا اثر صرف اولاد پر ہی نہیں پڑتا بلکہ مال، اعمال، کاروبار سب پر پڑتا ہے۔نیک نیت سے مال میں برکت اور عمل کی قبولیت ہے۔بدنیت کا نہ عمل قبول نہ مال مبارک چاہیے کہ عمل سے پہلے نیت کی جائے تاکہ یہ سارے اعمال درست ہوں۔([13])مزید امام ابن جریر لکھتے ہیں: کہ اللہ تعالی نے حضرت مریم کو عبادت گاہ کی خدمت کے لیے وقف کیے جانے کو قبول فرمالیا۔([14])اور حضرت مریم کی عمدہ پرورش کے متعلق امام رازی نے نقل کیا ہے کہ ایک دن حضرت مریم کی نشو و نما اتنی ہوئی تھی جتنی عام بچوں کی ایک سال میں ہوتی ہے۔اور دینداری میں بھی ان کی تربیت بہت اچھی تھی وہ بہت زیادہ نیک کام کرتی تھی پاک باز رہتی تھی اور عبادت کرتی تھیں([15])مزید اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقاً قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَـذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللّهِ إنَّ اللّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ([16])

"سو اس کے رب نے اس (مریم) کو اچھی قبولیت کے ساتھ قبول فرمالیا اور اسے اچھی پرورش کے ساتھ پروان چڑھایا اور اس کی نگہبانی زکریا (علیہ السلام) کے سپرد کر دی، جب بھی زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو وہ اس کے پاس (نئ سے نئ) کھانے کی چیزیں موجود پاتے، انہوں نے پوچھا: اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا: یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔"

حضرت زکریا کا تعارف

ابن عساکر لکھتے ہیں کہ زکریا بن حنا اور زکریا بن دان بھی کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زکریا بن ادن بن سلم بن صدوف۔ان کا نسب حضرت سلیمان بن داؤد تک پہنچتا ہے یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد ہیں، بنی اسرائیلی ہیں۔دمشق کی ایک بستی میں اپنے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ڈھونڈنے گئے تھے۔([17])دوسرے مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد زکریا بن دان ان انبیاء کے بیٹوں میں سے تھے جو بیت المقدس میں وحی لکھتے تھے اور عمران حضرت ابراہیم کے والد تھے اور بنی اسرائیل کے بادشاہوں کے بیٹوں میں سے تھے۔حضرت اسماعیل علیہ السلام سلیمان علیہ السلام کی اولاد تھے۔([18])

[13] احمد یار، مفتی۔تفسیر نعیمی، 396/3،
[14] حقی اسماعیل، روح البیان، 162/3،
[15] فخر الدین رازی، امام، تفسیر کبیر، 437/2، بیروت، متبوعہ دار الفکر 1398ھ۔
[16] آلِ عمران، 37:3
[17] ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق، 9 /45
[18] ابن اثیر، علی بن ابی، علامہ، الکامل ابن اثیر، بیروت مطبوعہ دار الکتب العربیہ 298/1

Vol. 7 No.1 2024

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

حضرت مریم کی حضرت زکریا علیہ السلام کو حوالگی

حضرت زکریا علیہ السلام جو کہ حضرت مریم کے خالو بھی تھے ان کو حضرت مریم کی نگہبانی کا ذمہ دار بنایا۔ بعض نے کہا کہ حضرت زکریا کے ذمہ داری دودھ چھوڑنے کے بعد شروع ہوئی لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت مریم شروع ہی سے زکریا کے پرورش میں آئی اور آپ نے ماں کا دودھ بالکل نہ پیا۔([19])حضرت مریم کے پیدا ہوتے ہی انہیں ایک کپڑے میں لپیٹا اور بیت المقدس میں لے گئی جہاں چار ہزار غلام رہتے تھے۔([20])ان کے سردار 27 یا 70 تھے جن کے امیر حضرت زکریا تھے۔([21])

چونکہ حضرت عمران بنی اسرائیل کے امام تھے اس لیے ان 70 میں سے ہر ایک نے حضرت مریم کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہر ایک چاہتا تھا کہ ان کی خدمت کا شرف مجھے حاصل ہو زکریا نے فرمایا کہ ان کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ ان کی خالہ میرے نکاح میں ہے وہ احباب بولے کہ اگر قرابتداری کی بناء پر یہ ملتا توان کی والدہ کو ملتا فیصلہ یہ ہے قرعہ ڈالا جائے جس کے نام پر پورا نکلے وہ انہیں حاصل کرے یہ فیصلہ سب حضرات نہر ادد کی طرف قلم لے کر چلے جس سے وہی لکھتے تھے اور یہ طے ہوا کہ جس کا قلم پانی میں نہ ڈوبے وہ حضرت مریم کو لے جائے اور جس کا قلم ڈوب جائے وہ ان کا مستحق نہیں چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام کے علاوہ سب کے قلم بہہ گئے لہذا ان کی پرورش حضرت زکریا کے سپرد ہوئی۔([22]) تفسیر نعیمی نے بھی یہ واقعہ بیان کیا ہے۔([23])حضرت زکریا نے مریم کے لیے بیت المقدس میں بالا خانہ بنایا جس کا دروازہ بیت المقدس کے درمیان میں تھا جہاں زینہ کے ذریعے پہنچ سکتے تھے زکریا کے سوا وہاں کوئی نہ جاتا تھا حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا اور بچپن میں نہایت فصیح و بلیغ کلام فرمایا اور آپ کو جنتی پھل ملا کرتے تھے۔([24])امام ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس سردیوں میں گرمیوں کے اور گرمیوں میں سردیوں کے پھل دیکھتے تھے وہ ان کے پاس بے موسمی انگور دیکھتے تھے۔([25])احمد یار خان تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں حضرت مریم کے دو کرامتیں بیان ہوئی ہیں۔ جنت کے پھل کھانا اور بچپن میں کلام کرنا اور آپ کا کلام عارفانہ ہوتا تھا اور مقبول لوگ بچپن میں ہی عارف کامل ولی ہوتے ہیں۔ ان سے اس قسم کا کام اور کلام ظاہر ہوتے ہیں۔([26])

جیسا کہ تفسیر روح المعانی میں ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت خانہ میں کئی دن کھانا نہ پکا جب غزوہ تبوک ہوا اپنے ازواج کے گھروں میں تشریف لے گئے مگر کسی کے پاس کچھ نہ پایا پھر حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے اور پوچھا

---

[19] آلوسی، محمد بن عبداللہ، روح المعانی، 181/4، بیروت، للطباعہ والنشر والتوزیع۔

[20] حقی، اسماعیل، روح البیان، 27/2،

[21] مراد آبادی، محمد نعیم الدین، خزائن العرفان، ص:112، کراچی المدینۃ العلمیہ 2013۔

[22] محمد بن جریر طبری، امام، جامع البیان 163/3

[23] احمد یار، مفتی۔ تفسیر نعیمی، 400/3،

[24] ایضاً، 401/3

[25] محمد بن جریر طبری، امام، جامع البیان 165/3

[26] احمد یار، مفتی۔ تفسیر نعیمی، 401/3،

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا نہیں یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وہاں سے حضور اسلام واپس ہی ہوئے تھے کہ کسی ہمسایہ نے حضرت خاتون جنت کی خدمت میں دو روٹیاں اور کچھ گوشت بھیجا خاتون جنت نے سوچا کہ اگرچہ ہم سب حاجت مند ہیں مگر میں یہ کھانا حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گی اس خیال میں وہ کھانا ایک برتن میں رکھ دیا اور حضرت حسنین کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں بلانے کے لیے بھیجا حضور تشریف لائے حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ کھانا پیش کیا جب کھولا تو برتن کھانے سے بھرا پایا آپ حیران رہ گئی حضور علیہ السلام نے پوچھا فاطمہ یہ کہاں سے آیا عرض کیا: ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب" حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تبسم فرمایا کہ الحمد للہ فاطمہ مریم کی مثل ہے وہ بھی غیبی کھانا پکا کر یہی کہا کرتی تھی پر وہ کھانا سب گھر والوں نے کھایا اور محلے میں تقسیم کیا گیا۔([27])

صوفیانہ تفسیر

مفتی احمد یار نے تفسیر روح المعانی کے حوالے سے ان آیات کی صوفیانہ تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ عمران عقل کی زوجہ نے کہا مولا میں اپنی اندرونی چیز کو شہوات نفسانی سے آزاد کردوں گی اور اسے تیری عبادت میں ماسوا اللہ سے بچاؤں گی۔ رب تعالی نے اس کی یہ نظر قبول فرمائی اور اسے مخلوق کی نگاہوں سے بچایا کہ اس کو سوائے زکریا کے کوئی نہ پاسکا اور یوں اسے قدرتی پانی سے سینچ کر خوب ہرا بھرا کیا جس میں نبوت ولایت کے پھل لگے اور پھر زکریا یعنی شیخ طریقت کو اس کا مربی بنایا جب کبھی وہ شیخ اس کے پاس محراب سینہ میں جاتا تو وہاں رزق روحانی یعنی علم و حکمت اور معرفت و حقیقت کے پھل پاتا تو شیخ پوچھتا ہے کہ اے مریم! نفس مطمئنہ تیرے پاس یہ پاک وصاف رزق کہاں سے آیا؟ وہ عرض کرتے ہیں اللہ کے پاس سے کیونکہ رزق جسمانی بندوں کے ذریعے ملتا ہے مگر رزق روحانی رب کی خاص عطیہ ہے۔۔ ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد کا قول نقل کیا کہ یہاں رزق سے مراد علم و حکمت ہے۔([28])

مزید تفسیر روح المعانی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عقل گویا عمران ہے اور نفس مطمئنہ عمران کی زوجہ۔ نفس مطمئنہ نے نذر مان لی کہ مولا جو کچھ میرے شکم میں ہے یعنی قلب میں اسے مخلوق کی اطاعت سے آزاد رکھوں گی مگر جب لڑکی جنی یعنی نفس مطیعہ اور رب تعالی کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مولا یہ تو لڑکی ہوئی مگر رب جانتا ہے کہ یہ لڑکی یعنی اطاعت شعار نفس عجیب و غریب شے ہے اس سے عجیب آثار نمودار ہوں گے یہ حامل اسرار الہیہ ہوگی اس نفس لطیفہ کا نام مریم یعنی عابدہ رکھا گیا عرض کیا کہ مولا اسے شیطان یعنی شہوات نفسانیہ سے تیری پناہ میں دیتی ہوں کہ شہوات ہی نفس کو باغ قدس سے محروم رکھتے ہیں رب تعالی نے اسے قبول کیا اور اس پر نورانی بارشیں برسائیں اور اسے اچھی طرح پرورش فرمایا کہ اس دنیاوی جھگڑوں سے محفوظ رکھ کر اپنے قرب خاص کے بیت المقدس میں جگہ بخشی اور زکریا یعنی استعداد کامل کو اس کا ذمہ دار بنایا جب یہ زکریا نفس کے پاس مسجد قلب میں جاتا تو اس کے پاس روحانی غذا عالم الملکوت والی پاتا تو پوچھتا کہ یہ رزق معنوی تیرے پاس کہاں سے آیا وہ عرض کرتی کہ رب کے پاس سے۔ اس رزق کے علم کو نہ فکر نے پیدا کیا نہ اس کے موجد انسان نے بلکہ خاص ربانی رزق ہے۔([29]) مفتی احمد یار لکھتے ہیں کہ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ حسن ذاتی کے ساتھ حسن خارجی

---

[27] آلوسی، محمد بن عبد اللہ، روح المعانی، 150/4۔

[28] ایضاً، 185/4

[29] آلوسی، محمد بن عبد اللہ، روح المعانی، 186/4،

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

بھی جمع ہو جائے تو نور پر نور ہو جاتا ہے مریم خود نبوت کے خاندان سے تھی رب کی مقبول جنتی میوے کھانے والی مگر جب زکریا کے پرورش اور بیت المقدس میں رہائش میسر ہو گئی تو آپ کا کمال لازوال بفضل رب ذوالجلال اور بھی اعلیٰ و اکمل ہو گیا پھر بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بننے کے شرف نے ان کی عزت و عظمت کو چار چاند لگا دیے اس لیے ان کے متعلق رب نے فرمایا مریم ہم نے تم کو جہاں بھر کی عورتوں میں منتخب فرمایا اور چن لیا آج بھی۔ جس سے ذاتی کمال کے ساتھ بیرونی کمال بھی مل جائے وہ بہت خوش نصیب ہے موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی صحبت کی برکت سے کلیم اللہ ہونے کے لائق ہو گئے۔[30]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ[31]

"ابھی وہ حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے (یا دعا ہی کر رہے تھے) کہ انہیں فرشتوں نے آواز دی: بیشک اللہ آپ کو (فرزند) یحیٰی (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی عیسٰی علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار ہوگا اور عورتوں (کی رغبت) سے بہت محفوظ ہوگا اور (ہمارے) خاص نیکوکار بندوں میں سے نبی ہوگا۔"

حضرت زکریا کی اولاد کی دعا کرنے کا سبب

محمد بن جریر طبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت زکریا نے جب حضرت مریم کا حال دیکھا ان کے پاس گرمیوں میں سردیوں اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل آتے ہیں تو ان کا ذہن اس طرف متوجہ ہوا کہ میرا رب جو بے موسم کے پھل دینے پر قادر ہے وہ ضرور اس بات پر قادر ہے کہ مجھے بے موسم یعنی بڑھاپے میں اولاد عطا فرمائے تب اللہ سے اولاد کی دعا کرنے پر غالب ہوئے انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر چپکے چپکے اپنے رب سے دعا کی۔ اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو چکی اور میرا سر سفید ہو گیا ہے اور میں کبھی تو ایسے دعا کر کے نامراد نہیں ہوا اور مجھے اپنے بعد اپنے وارثوں سے دین میں فتنہ ڈالنے کا خوف ہے میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنی طرف سے ایک وارث عطا فرما جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے اور میرے رب اس کو اپنا پسندیدہ بنا۔[32]

تفسیر روح المعانی میں اس وقت حضرت زکریا کی عمر 120 سال تھی اور بیوی صاحبہ کی عمر 98 سال یہ بھی خیال رہے کہ اس بشارت اور اس کے ظہور میں تقریباً 19 یا 13 سال کا فاصلہ ہے کیونکہ یہ دعا حضرت مریم کے لڑکپن میں ہوئی اور یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت مریم کی عمر 13 یا 20 سال تھی۔[33] تفسیر خزان العرفان میں ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ نے حضرت مریم سے کہا میں حاملہ ہوں انہوں نے کہا

---

[30] احمد یار، مفتی۔ تفسیر نعیمی، 3/405-404،

[31] آلِ عمران، 3:37

[32] محمد بن جریر طبری، امام، جامع البیان 3/167 بیروت مطبوعہ دار المعرفہ

[33] مراد آبادی، محمد نعیم الدین، خزائن العرفان، ص:113۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

میں بھی۔یحییٰ علیہ السلام کی والدہ بولیں کہ اے مریم جب میں تمہارے پاس آتی ہوں تو میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔یہ مصد قا کا معنی ہے خیال رہے کہ یحییٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے چھ ماہ پہلے شہید کیے گئے۔([34])

صوفیانہ تفسیر

قوت بدنی گویا عمران کی بیوی ہے اور روح گویا عمران، نفس مطمئنہ گویا مریم، دماغ اس کا محراب، فکر گویا زکریا ہے۔جب قوت بدنی کے نفس مطمئنہ کو بیت المقدس قلب کے لیے وقف کرنا چاہا تو زکریا فکر اس کی پرورش کا متکفل ہوا۔جب کبھی یہ فکر کا زکریا مریم نفس مطمئنہ کے پاس محراب دماغ میں جاتا تو اس کے پاس علوم الہامات اور کشف کا عینی رزق پاتا تو اس سے پوچھتا کہ اے مریم نفس مطمئنہ تیرے پاس یہ جنتی پھل کہاں سے آئے ہیں جواب پاتا رب تعالی کی طرف سے۔اسی وقت زکریا فکر نے رب تعالی سے عقل فعال کا یحیی مانگا۔جو طبعی میل کچیل سے پاک صاف ہو اللہ نے اس زکریا کی دعا قبول کی اور اس سے ملائکہ یعنی قوت روحانیہ سے آوازی دی۔جب کہ زکریا محراب دماغ میں رب سے مناجات کر رہا تھا۔اے زکریا تجھے رب تعالی یحییٰ یعنی عقل فعال کی خوشخبری دیتا ہے جو قوت قلبی کے تصدیق کرے گا اور ان پر ایمان لائے گا یہ قلب گویا حکمت اللہ ہے کیونکہ وہ جسمانی آلائش سے پاک ہے اور وہ یحییٰ تمام قوموں کا سردار ہو گا اور انہی یعنی معرفت الہیہ در حقیقت کلیہ اخلاق جمیلہ اور اچھی تدابیر کی خبر دے گا اور صالحین یعنی فکر الٰہی کی صلاحیت رکھنے والوں میں سے ہو گا گویا فکر نفس مطمئنہ کو دیکھ کر رب سے عقل مانگتی ہے یہ دعا اس کی قبول ہوتی ہے اور رب تعالی کی طرف سے یہ عطیہ ملتا ہے۔([35])

ارشاد باری تعالی ہے:

قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلاَّ تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلاَّ رَمْزًا وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ([36])

"(زکریاعلیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا؟ درآنحالیکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے، فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔عرض کیا: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا: تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے سوائے اشارے کے بات نہیں کر سکو گے، اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو۔"

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ حضرت زکریا اور ان کی اہلیہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ایسے موقع پر ان کو اس بشارت کا ملنا کچھ پہلوؤں میں حیرانی کا سبب تھا اس حیرانی کو دور کرنے اور اطمینان قلب کے لیے حضرت زکریا نے اللہ تعالی کی بارگاہ سے یہ سوال کیا کہ جس کے لیے مزید مفتی احمد یار لکھتے ہیں کہ آیا ہماری حالتوں میں تبدیلی کی جائے گی یا ہم جوانی کی طرف لوٹ جائیں گے یا مجھے دوسرا نکاح کرنا ہو گا تو جواب ملا نہ تمہاری جوانی لوٹے گی نہ دوسرا نکاح کی ضرورت پڑے گی ایسے ہی تمہاری اولاد ہو گی اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ ہر طرح قادر ہے۔تب عرض کیا میرے مولا میری خواہش یہ ہے کہ میری بیوی

---

[34] ایضاً ص:4/186

[35] احمد یار، مفتی۔تفسیر نعیمی، 414/3،

[36] آلِ عمران، 3:40۔41

کے حاملہ ہونے پر کوئی نشانی مقرر کر دی جائے تاکہ میں شروع ہی سے تیرے ذکر میں مشغول ہو جاؤں اور مجھے ظہور حمل تک انتظار نہ کرنا پڑے کیونکہ میری بیوی کو تو حیض آتا نہیں تھا تاکہ اس کی بندش حمل کی علامت ہو۔ اب رب نے فرمایا تمہارے لیے علامت یہ ہے کہ تم زوجہ کہ حاملہ ہوتے ہی تین دن تک لوگوں سے کلام نہ کر سکو گے صرف اشاروں کی علاوہ تمہیں قدرت نہ ہو گی۔ (37)

مفتی صاحب صوفیانہ تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ صوفیاء کے نزدیک فکر صحیح گویا زکریا ہے اور عقل صحیح گویا یحییٰ۔ وہ بطریق اشارہ اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ زکریا فکر نے عقل کی بشارت پا کر بارگاہ الٰہی سے ذکر کیا کہ اپنی منازل طے کرنے کرکے آخری منزل تک پہنچ چکی اور میری بیوی یعنی روح نفسانی نور سے خالی اور دنیا میں پھنسی ہوئی گویا بانجھ ہے ہم دونوں سے عقل کا یحییٰ کیوں کر پیدا ہو گا اور اس نور محض کے حصول کی علامت کیا ہو گی تو خطاب ربانی ہوا کہ اے فکر اس نور کے ظہور کی پہچان یہ ہے کہ تو اپنے عمر کے تین دن جس میں ہر دن 10 سال کا گویا 10 سال حکومت سے 40 سال کے عمر تک بدنی قوتوں کے ساتھ مشغولیت اور ان کی فضول لذتوں سے دور رہے گی ہاں ان کے ساتھ محض اشارے کیا کرے گی ان سب اعضاء کو ان کی خاص تسبیح پڑھنے کا حکم کرے گی اور تم محراب دماغ میں رہ کر اپنی تسبیح میں مشغول رہے گی خلاصہ یہ ہے کہ جس رب کی طرف سے عقل کامل ملنے والی ہوتی ہے اس عبادت کا ذوق وشوق قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ (38)

خلاصہ بحث

حضرت مریم اور حضرت زکریا کو ان قرآنی واقعات میں جو کہ سورہ آل عمران میں بیان کیے گئے ہیں کئی صوفیانہ پہلو بیان کیے گئے ہیں جو کہ نفس انسانی اور روحانی طور پر اثرات رکھتے ہیں۔

حلال غذا کا اولاد پر اثر

انسان کی نیت اگر پاک ہے تو یقیناً اس کے اثرات اولاد پر پڑھتے ہیں اور اولاد کو کھلایا جانے والے لقمہ حلال ہے اور جب بچہ بطن میں ہو اور غذا کا احسن اہتمام کیا جائے تو اس اولاد صالح ہو گی کیونکہ پیدا ہونے والے نطفہ خوراک سے بنتا ہے تو پیدا ہونے والا بچہ یقیناً ولی ہو گا۔ لیکن بعض اوقات طیب لوگوں میں خبیث کی پیدائش اس لیے ممکن ہوتی ہے کہ صرف نیت تک ہی نہیں مال کا پاک ہونا کاروبار کا جائز ہونا بھی ضروری ہے اور مال و دولت کے حصول میں بھی نیت کا پاک ہونا ضروری ہے لہٰذا نیت کا اہتمام ہر لحاظ سے ضروری ہے چاہے اس کا معاملہ اور پیدا ہونے والے نطفے سے ہو یا کمائے جانے والے مال اور کیے جانے والے کاروبار سے ہی کیوں نہ ہو اس لیے حضرت حمنہ اور حضرت عمران کی نیک نیتی کی اثرات حضرت مریم میں نظر آئے

حضرت مریم کی کرامات کا اظہار

حضرت مریم سے دو کرامات کا اظہار ہوا ایک تو بچپن میں گفتگو اور دوسرا جنت کے پھل کا ظہور ہونا حضرت مریم کا کلام عارفانہ تھا اور مقبول ہستیوں سے ایسا کلام کا اظہار ہونا ولی کامل ہونے کا ثبوت ہوتا ہے جب انسان اپنی نفسانی خواہشات سے روحانی خواہشات کو پاک کرنے کی منت مانتا ہے اور

---

37 احمد یار، مفتی۔ تفسیر نعیمی، 468/3،

38 ایضاً، 420/1

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مالک روحانی طور پر تیرے سوا کسی کے آگے نہیں جھکوں گا بلکہ اپنے نفس کو تیرے حوالے کرنے کی نظر مانگتا ہوں تواللہ ہر طرح اس کے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے اور روحانی پہلو کے نکھار کے لئے ایک شیخ مرشد بھی عطا کرتا ہے جو ان کی رہنمائی کرتا ہے جیسے کہ حضرت حنہ نے منت مانی اور اللہ نے حضرت مریم کو عطا کیا اور ساتھ حضرت زکریا جیسے مربی کے حوالے کر کے مزید ہدایت کی رہنمائی عطا فرمائی یہی وجہ ہے کہ جب فرشتہ مریم کی بدولت انسان اس کے محراب اس کی صحبت میں آتا ہے تو معرفت اور علم و حکمت کے پھل نصیب ہوتے ہیں اور جواب میں اگر ان کے حصول سے متعلق کہا جائے کہ من عنداللہ ہیں تو یقیناً یاد رکھیں جسمانی رزق بندے کی بدولت لیکن روحانی رزق اللہ کا خاص عطیہ ہوتا ہے جو کہ سب کو نصیب نہیں سوائے جو اس کی حسرت رکھتا ہے۔

رہبر کی صحبت کے اثرات

روحانی اثرات کے ساتھ بیرونی اور جسمانی صحبت بھی عطا ہو جائے تو یقیناً انسان کی افضیلت میں اضافہ ہوتا ہے اور ان دونوں طرح کی اصلاح اور صحبت سے انسان کو اللہ کی طرف قربت میں اضافہ ہوتا ہے جیسے مریم کو جنتی پھل عطا ہونا ایک روحانی عطا تھی۔ لیکن حضرت زکریا کی شکل میں رہبر کامل دراصل ایک بیرونی حسن کی اطاعت تھی مزید ایک روحانی اور خارجی حسن حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ بننے کے شرف نے مزید اضافہ کیا جس سے چار چاند لگ گئے اور یہی وجہ تھی کہ اندرونی اور بیرونی حسن کے عطا ہونے سے آپ کو عورتوں میں ایک نرالہ مقام ملا۔

نتائج

1) مفتی احمد یار خان نعیمی نے علم تصوف کے اساسی مسائل کے اثبات کے سلسلے میں اصول حدیث کی بہت نادر مباحث کی ہیں۔ مسائل تصوف کے ثبوت میں احادیث سے استدلال کرتے ہوئے ایسے علمی مباحث بیان کیے ہیں جو اجتہادی بصیرت اور رسوخ فی الحدیث آئنہ دار ہیں۔ ان تمام اصولی مباحث کو تصوف کے اطلاقات کے ساتھ علیحدہ طور پر تحویل و تجزیہ کے ساتھ پیش کیا جائے۔

2) مفتی احمد یار نے تفسیر اشاری میں نئے اسلوب کی بنیاد رکھی اور قدیم صوفیاء کی تفسیری کاوشوں کے برعکس اپنی ایسی تفسیری تعبیرات کے ذوق کو وجدان کی بجائے اصولوں کی روشنی میں استنباط اور استخراج کیا ہے ان کے ہاں اشارۃ النص کا اطلاق، مفہوم و موافق کا اطلاق، مناسبت لفظی سے مناسب معنوی کی طرف تعریف کا اطلاق جگہ جگہ موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی تفسیر اشاری کے اصولوں کو ان کے استنباط سے استخراج کر کے مکمل توضیحات سے پیش کیا جائے اور قدیم تفاسیر اشاری پر اس کی علمی فوقیت و انفرادیت کو واضح کیا جائے۔

3) مفتی صاحب نے آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فقہی معاملات پر خصوصی توجہ دی ہے۔ ان فقہی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید مسائل حل کرنے کی ضرورت درپیش ہے۔